OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

اردو تصنیفاتِ سیرت: ملا واحدی کی "حیاتِ سرورِ کائنات" کا مطالعہ
(*Sīrah* Writings in Urdu Language: A Study of *Mullā Wāḥidī's "Ḥayāt-i-Sarwar-i-Kā'ināt"*)

Mahboob Alam
Doctoral Candidate Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad
Dr. Muhammad Ibrahim
Lecturer in Islamic Studies Govt. Associate College Shalimar Town Lahore
Dr. Hafiz Muhammad Shahbaz
Associate Professor of Islamic Studies, UET, Lahore

Abstract
This article presents a study of "*Ḥayāt-i-Sarwar-i-Kā'ināt*", an Urdu book on *Sīrah* of Prophet Muhammad (ﷺ), by *Mullā Wāḥidī* (1888-1976), a prominent author and journalist of Indo-Pak subcontinent and a disciple of renowned Indian Sufi saint *Khwāja Ḥassan Nizāmī* (1873-1955). The Study finds the book unique in terms of its style and content. The author has presented the themes in simple, literary and attractive way. Each and every event of the life of the Prophet is stated in the form of a comprehensive essay. Views of various writers have been reproduced to strengthen the arguments. All the related events have been described systematically.

Keywords: *Sīrah, Mullā Wāḥidī, "Ḥayāt-i-Sarwar-i-Kā'ināt"*

تمہید
"سیرۃ" کے معنی ہیں چلنا، روش، طریقہ، شکل وصورت، ہیئت، کردار، طرزِ زندگی کے نشیب وفراز، عادات، قصے، کہانی، سابقہ واقعات اور ایسی سوانح جسے غور وخوض کے ساتھ لکھا و بیان کیا جائے۔[1] اصطلاح میں سیرت، رسول خدا حضرت محمد رسول اللہ

[1] ڈاکٹر انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرتِ رسول (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، 1989ء)، 30۔

CC BY

ﷺ کے تذکرہ حیات اور شخصیت و کردار کو بیان کرنے کا نام ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت کا سارا ذخیرہ احادیث ہے، لیکن متقدمین کی اصطلاح میں فقط غزوات و سرایا کے حالات وواقعات کے مجموعے کو سیرت کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی سوانح عمری کے لیے لفظ سیرت کا استعمال سب سے پہلے ابن ہشام نے کیا۔ وہ اپنی کتاب کو "کتاب سیرۃ الرسول" کا نام دیتے ہیں۔ ورنہ لفظ سیرت کا استعمال نبی کریم ﷺ کی سوانح کے لیے پہلے کبھی نہ بولا جاتا تھا اور کتب سیرت کو مغازی کا نام دیا جاتا تھا۔[2]

اردو میں سیرت نگاری کی ابتدا تراجم سے ہوئی۔ اس موضوع پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب "مدارج النبوۃ" سب سے پہلے فارسی سے اردو میں منتقل ہوئی۔ پھر شاہ ولی اللہ دہلوی کی سیرت پر کتاب "سرور المخزون" کے متعدد اردو تراجم کیے گئے، مگر اردو میں اولین سیرت نگار شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کو قرار دیا جاتا ہے۔ سیرت نگاری میں مولانا شبلی کی "سیرۃ النبی" کو جو مقام حاصل ہے، کوئی دوسری کتاب حاصل نہ کر سکی۔ صفی الرحمان مبارک پوری کی تصنیف "الرحیق المختوم" عالمی ایوارڈ حاصل کر چکی ہے۔ غلام احمد پرویز نے "معراج انسانیت" کے عنوان سے کتاب لکھی۔ مولانا ماہر القادری نے ناول کے انداز میں "دُرّ یتیم" لکھی، جس میں واقعات، تاریخی اور روایتی شہادتوں کی بنیاد پر بیان کیے گئے ہیں۔ سیماب اکبر آبادی کی "سیرت النبی" سیدھے اور سادے انداز میں ہر چھوٹے بڑے کی دلچسپی ملحوظ رکھ کر لکھی گئی ہے۔ رئیس احمد جعفری نے "رسالتِ مآب" میں واقعات دلچسپ کہانیوں کی صورت میں بیان کیے ہیں۔ سیرت پر لکھنے کا سلسلہ تین ہزار کتب سے تجاوز کر چکا ہے اور اس موضوع پر لکھنے کا چلن قیامت تک جاری رہے گا۔

سیرت نگاروں کی اس طویل فہرست میں ایک نمایاں نام مُلّاواحدی (1888ء-1976ء)[3] ہیں۔ اس مضمون میں آپ کتاب "حیاتِ سرورِ کائنات" کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ تین حصوں پر مشتمل اس کتاب کے مطالعے میں یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ

---

[2] ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، اصول سیرت نگاری (کراچی: مکتبہ یادگار شیخ الاسلام علامہ شبیر عثمانی، 2013ء)، 38۔

[3] برصغیر کے نامور ادیب اور صحافی۔ پیدائش دہلی میں ہوئی۔ اصل نام محمد ارتضیٰ تھا، ان کے مرشد خواجہ خواجہ حسن نظامی نے انھیں "ملاواحدی" کا لقب دیا، اور وہ اسی سے مشہور ہو گئے۔ دہلی میونسپل کمیٹی کے رکن اور راشننگ آفیسر رہے۔ ادب و صحافت کا ذوق شروع ہی سے تھا۔ پندرہ برس کی عمر میں ملک کے مؤقر اخبارات اور جرائد میں لکھنا شروع کر دیا تھا۔ جولائی 1909ء میں خواجہ حسن نظامی نے حلقہ نظام المشائخ کے مقاصد کی تبلیغ کے لیے رسالہ 'نظام المشائخ' جاری کیا، تو ملاواحدی اس کے نائب مدیر کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے۔ 1912ء میں جب خواجہ صاحب 'نظام المشائخ' کی ملکیت سے دستبردار ہوئے، تو ملاواحدی نے "نظام المشائخ" کے ساتھ کتابوں کی اشاعت کا کام بھی شروع کر دیا، اور مصور غم علامہ راشد الخیری اور دیگر مصنفین سے کتابیں لکھوا کر اپنے کاروبار کو وسعت دی۔ اسی دوران انھوں نے چند اور رسالے بھی جاری کیے، جن میں ہفتہ وار "درویش"، ہفتہ وار "طبیب"، ہفتہ وار "خطیب"، ہفتہ وار "انقلاب" اور روزنامہ "رعیت" شامل تھے۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان منتقل ہو گئے۔ 1948ء میں کراچی سے "نظام المشائخ" کو از سر نو جاری کیا، جو 1960ء تک جاری رہا۔ "نظام المشائخ" بند ہونے کے بعد بھی لکھنے لکھانے کا کام برابر جاری رہا۔ دلی اور دلی والوں کے بارے میں ملاواحدی کی تحریریں ملک کے مؤقر اخبارات و جرائد کی زینت بننے لگیں۔ آپ کی اہم تصانیف میں تین جلدوں میں سیرت مصطفیٰ ﷺ پر "حیاتِ سرورِ کائنات" کے علاوہ "میرے زمانے کی دلی"، "سوانح عمری خواجہ حسن نظامی"، "حیاتِ اکبر الہ آبادی"، "دلی کا پھیرا"، "تاثرات"، "دلی جو ایک شہر تھا"، "میرا افسانہ (آپ بیتی)" وغیرہ شامل ہیں۔

ابتدا میں کتاب کا مختصر تعارف دیا گیا ہے، اس کے بعد کتاب کے اہم مندرجات اور ان میں مصنف کے اسلوب و منہج پر بحث کی گئی ہے، اور بعد ازاں اس سے متعلق دیگر اہلِ علم کی آرا اور آخر میں خلاصۂ بحث پیش کیا گیا ہے۔

حیاتِ سرورِ کائنات: ایک تعارف

ملا واحدی کی کتاب "حیات سرور کائنات" تین جلدوں میں اشاعت پذیر ہوئی تھی، لیکن ادارہ نشریات لاہور نے 2008ء میں اسے ایک ہی جلد میں شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ کتاب کو موضوعات کے اعتبار سے حصہ اوّل، دوم اور سوم تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ملا واحدی نے سیرت کو زمانی اعتبار سے مختصر مضامین میں اس کمال فن سے بیان کیا ہے کہ ہر مضمون ایک الگ کہانی کی شکل میں ہمارے سامنے آتا ہے۔ قاری ان مختصر مضامین کو مکمل پڑھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہر موضوع انتہائی مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ طوالت سے اجتناب ملا واحدی کا خاص وصف رہا ہے۔ حصہ اوّل میں "حرفِ اوّل" اور "حرف آغاز" سمیت کل ننانوے موضوعات شامل ہیں۔ حصہ دوم میں "پیش لفظ" اور "پیش کش" شامل کر کے کل سترہ عنوانات ہیں اور حصہ سوم میں دیباچہ سمیت کل پچاس شہ سرخیوں کے تحت بحث اور آرا شاملِ تصنیف ہیں۔ "حرف اوّل" میں پروفیسر عبد الجبار شاکر، مصنف کے اسلوب اور تصنیف کے ماخذات کے بارے رقم طراز ہیں:

> سیرۃ النبی کے موضوع پر اردو زبان میں ہزاروں چھوٹی بڑی کتابیں اور رسائل لکھے گئے ہیں، مگر ملا واحدی کی کتاب "حیات سرور کائنات" اس تمام پاکیزہ ذخیرے میں اپنے مضامین، اسلوب، حسن ترتیب، زبان و بیان اور طرزِ انشا کے لحاظ سے یگانہ و ممتاز ہے۔ ہر چند اس تصنیف میں "سیرۃ النبی" از شبلی نعمانی و سیّد سلیمان ندوی، "رحمۃ اللعالمین" از قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور سیّد ابو الاعلیٰ مودودی نیز مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی متعدد تحریروں سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ پانچوں مستند اور معتبر مصنفین کی نگارشات سے حسنِ استفادہ کی جو تصویر سامنے آئی، وہ نہ صرف نبی اکرم کی حیات طیبہ کے سوانحی پہلو کی کامل تصویر پیش کرتی ہے، بلکہ اس میں کارنامۂ نبوت کی تمام تر تفصیلات، اسوۂ حسنہ کی پاکیزگی اور تابندگی، معمولاتِ نبوی کی جزئیات اور دین و شریعت کی تمام تر تعلیمات کا عکس بھی کھینچ گیا ہے۔[4]

حصۂ اول: حضور ﷺ کی ابتدائی زندگی اور اشاعتِ اسلام

کتاب کے حصۂ اوّل میں آپ ﷺ کی ولادت، سلسلہ نسب، بچپن، حسن معاملہ، رسالت سے پہلے، پہلا عقد، شکل و شباہت، تبلیغ کا آغاز اور اقربا میں تبلیغ جیسے موضوعات کے تحت بحث کی گئی ہے۔ پاورق میں تشریح طلب مواد بھی درج ہے جو اصل متن کے حسن کو متاثر کرنے کا سبب بن سکتا تھا۔ یورپ کی زہر آلود تصنیفات کی وضاحت و تردید بھی پاورق میں لکھی ہوئی ہے۔ پہلے مضمون "سرور کائنات کی ولادت" میں حضور ﷺ کی تاریخ پیدائش 12 / ربیع الاوّل بہ مطابق 20 / اپریل 571ء صبح کے وقت بتائی گئی ہے۔ جب کہ پاورق میں اس کی صراحت 9 ربیع الاوّل ہے۔ اس تاریخ کو مصر کے مشہور ہیئت داں عالم محمود پاشا فلکی نے ریاضی کے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ملا واحدی بھی 9 ربیع الاوّل کی تاریخ کے قائل ہیں، لیکن ان کا موقف ہے کہ چوں کہ 12 ربیع الاوّل کی تاریخ اتنی مقبول ہو چکی ہے لہذا اسے بدلنا نیا تنازع کھڑا کرنے کے مترادف ہو گا۔ "اہل عرب

---

[4] ملا واحدی دہلوی، حیات سرورِ کائنات (لاہور: نشریات، 2008ء)، حرف اول۔

سرور کائنات سے قبل" موضوع کے تحت اسلام سے قبل کے مذاہب بارے مختصر دلائل بیان ہوئے ہیں۔ یہودی یہ بات کھلے دل سے مانتے ہیں کہ تورات کے تقریباً گیارہ جز موجودہ تورات کا حصہ نہیں ہیں۔ تورات میں حضرت موسیٰ کی وفات کا واقعہ بھی درج ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے جو کتاب اللہ کی طرف سے جس نبی پر اتاری گئی ہو، اس میں اس کی وفات کا واقعہ بھی لکھا گیا ہو۔ یہ اللہ کی کتاب میں کمی بیشی کا واضح ثبوت ہے۔ عیسائی مصنف سپنگلر نے یہ تسلیم کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے ضعیف ساتھیوں نے حضرت عیسیٰؑ سے منسوب باتیں بیان کیں۔ انھیں انجیل کہا گیا ہے۔ ان دونوں انبیا کا دور حضور ﷺ کے قریب کے زمانے کا تھا۔ اگر ان انبیا کی مقدس کتب میں یوں ردوبدل ہو سکتا ہے، تو قدیم انبیا کی تعلیمات سے کیسا رویہ اختیار کیا گیا ہو گا؟ اس سے بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ عرب کے مقامی یہودی اور عیسائی دیگر ممالک کے یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ گمراہ تھے۔ پوری دنیا کے یہودی حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا تصور کرتے تھے، لیکن عرب کے مقامی یہودی اپنے آپ کو اللہ کی اولاد کہتے تھے۔ عجمی عیسائی حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا مانتے تھے، جب کہ عرب عیسائی حضرت مریم کو اللہ کی زوجہ اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے۔ یوں اس مضمون میں ملا واحدی نے عرب کے عیسائی اور یہودیوں کی انتہائی گمراہ کن حالات بیان کیے ہیں۔ مضمون "سرور کائنات رسالت سے پہلے" میں ملا واحدی نے حضور ﷺ کی نوعمری کے بارے میں ہلکی سی جھلک پیش کی ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی نہایت معصومانہ تھی۔ مقامی لوگوں کے منفی رویوں کا آپ ﷺ پر بالکل اثر نہ تھا۔ ہر قسم کے لوگوں سے میل جول ہونے کے باوجود بُری محافل سے اجتناب کرتے۔ بارہ سال کی عمر میں چچا ابو طالب کے ہمراہ تجارت کے لیے شام اور بصریٰ کے سفر کیے۔ جلد ہی وقار اس قدر بلند ہو گیا کہ کفار تک آپ ﷺ کے پاس اپنی امانتیں رکھنے لگے۔ پورے عرب میں صادق اور امین کی شہرت عام ہو گئی۔ اعلانِ رسالت کے بعد بھی منکرین آپ ﷺ کی امانت داری پر بھروسہ رکھتے تھے۔ "سرورِ کائنات کا پہلا عقد" کے عنوان سے لکھے گئے مضمون میں آپ کی حضرت خدیجہ سے شادی کا احوال بیان کیا ہے۔ حضرت خدیجہ مال دار خاتون تھیں۔ پورے ملک میں ان کا احترام تھا اور طاہرہ لقب۔ آپ کی دیانت داری سے اتنا متاثر ہوئیں کہ اپنا تمام مال تجارت کے لیے حضور ﷺ کے سپرد کر دیا۔ مالی معاملات سے خوش ہو کر آپ ﷺ کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ شادی کے وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس برس اور حضرت خدیجہؓ کی چالیس سال تھی۔ ان کے پہلے دو شوہر یکے بعد دیگرے وفات پا چکے تھے اور ان سے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ "سرور کائنات رسالت کے بعد" میں ملا واحدی نے پہلی وحی کی آیات اور ترجمہ درج کیا ہے۔ جس میں نبی کریم ﷺ سے کہا گیا تھا کہ اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے تمام مخلوق پیدا کی۔ حضرت جبرائیلؑ نے آپ کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھایا۔ پہلی وحی کے بعد تبلیغ کا کام شروع کیا۔ حضرت خدیجہ، حضرت علیؓ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت زید بن حارثؓ فوراً ایمان لے آئے۔ دین اسلام میں داخل ہونے والے پانچویں فرد حضرت بلالؓ تھے۔ تین سال تک قریبی لوگوں تک تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد تبلیغ کا دائرہ کار وسیع کرنے کا حکم ملا تو آپ نے بغیر خوف وخطر علی الاعلان تبلیغ شروع کر دی۔ کفار کی طرف سے شدید مزاحمت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ موضوع" نواح مکہ میں تبلیغ اور مخالفت کا زور" میں ملا واحدی نے تبلیغ اسلام کی مزاحمت میں شدت کا احوال بیان کیا ہے۔ کفار اس بات پر بضد تھے کہ ایک ایسا شخص جو حیثیت اور رتبے میں نمایاں مقام نہیں رکھتا۔ وہ کیوں کر نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اسلام قبول کرنے والوں پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ حضرت عثمان، حضرت زبیر اور حضرت مصعبؓ

کو تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت بلالؓ پر ظلم و ستم کی انتہا ہو گئی۔ مؤذنِ اسلام پر تشدد کا احوال ان الفاظ بیان کرتے ہوئے ملا واحدی لکھتے ہیں:

> حضرت بلالؓ، امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ امیہ نے حضرت بلالؓ کے گلے میں رسی باندھی اور لڑکوں سے کہا کھینچے کھینچے پھرو۔ رسّی حضرت بلال کے گلے میں گڑ گئی۔ صحرا کے گرم آگ بالو پر لٹایا اور اوپر تپتا تپتا پتھر رکھ دیا تاکہ ہلنے نہ پائیں۔ مشکیں کس کر پیٹا۔ لوہے سے داغا۔ بھوکا مارنا اور دھوپ میں بٹھانا تو معمولی سزا تھی۔ حضرت بلالؓ اذیتیں سہنے اور چیخنے چلانے کے بجائے احد احد پکارتے، آخر حضرت ابو بکرؓ نے کسی طرح امیہ سے حضرت بلالؓ کو خرید لیا اور آزاد کر دیا۔[5]

اسی طرح دیگر متعدد صحابہ پر بھی تشدد کیا گیا لیکن ان کا ایمان بالکل متزلزل نہ ہوا۔ "مسلمانوں کی حبش کو ہجرت" کے تحت ملا واحدی نے ان حالات کا ذکر کیا ہے، جن کے سبب مسلمانوں کو حبشہ روانہ ہونا پڑا۔ حضور ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ وہ حبشہ جائیں تاکہ وہاں آرام کے ساتھ ساتھ اپنے مذہبی فرائض بھی آزادی سے ادا کر سکیں۔ پانچ نبوی میں چار خواتین کے ہمراہ گیارہ مرد حبشہ پہنچے۔ اس کے بعد عورتوں اور مردوں پر مشتمل تراسی افراد کا دوسرا قافلہ بھی حبشہ پہنچ گیا۔ کفار کو جب مسلمان مکہ میں نظر نہ آئے تو انھوں نے حبشہ جاکر شاہِ حبش نجاشی کو اکسانے کی کوشش کی تاکہ وہ مسلمانوں کو وہاں قیام نہ کرنے دے۔ لیکن مسلمانوں نے اپنے پختہ ایمان اور قرآنی دلائل سے نجاشی کو مطمئن کیا جس سے کفار کو منہ کی کھانا پڑی۔ وقت کے ساتھ ساتھ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوتے گئے اور دینِ محمد وسعت اختیار کرتا گیا۔ ملا واحدی نے چوں کہ چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی الگ مضمون کی شکل میں قلم بند کیا ہے اور سب کا احاطہ اس مضمون میں کرنا ممکن نہیں، تاہم عنوانات کے اندراج سے بہ خوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ مصنف نے کتنے خوب صورت اور دل کش انداز میں سیرت نبی بیان کی ہے۔ ایسے عنوانات میں سرور کائنات کا استقلال، حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کا قبول اسلام، تین سال کی قید، ابو جہل کا تمسخر، حضرت خدیجہؓ اور جناب ابو طالب کی رحلت، سرور کائناتؐ کا سخت ترین امتحان، سویدؓ بن ثامت، ایاسؓ بن معاذ اور ضمادؓ۔ ازدی، معراج، ابو ذر غفاریؓ اور طفیل بن عمروؓ، اہل یثرب، مسلمانوں کو یثرب ہجرت کرنے کی ہدایت، سرور کائنات کی ہجرت، جمعہ کی پہلی نماز، مدینہ میں داخلہ، ملک کے تیرہ سال، مسجد نبوی کی تعمیر اور اذان جیسے موضوعات شامل ہیں۔ اذان کے عنوان سے تحریر کردہ مضمون میں وہ تمام تفصیل بتاتے ہیں کہ کس طرح اذان کی تشکیل اور آغاز ہوا۔ ایک دن آپؐ اور تمام صحابہ اس بات پر غور فرما رہے تھے کہ نماز کی ادائیگی کے لیے مسلمانوں کو بلانے کا کون سا طریقہ اختیار کیا جائے۔ ایک صحابی نے یہودیوں کی طرح بگل بجانے، دوسرے نے عیسائیوں کی طرح گھنٹے بجانے کی تجویز دی، جسے حضور ﷺ نے منع فرما دیا۔ آخر ایک دن حضرت عمرؓ اور حضرت عبد اللہ بن زیدؓ نے الگ الگ حضورؐ کو اپنے خواب سنائے کہ یہ الفاظ ادا کر کے نماز کے لیے بلایا جا رہا تھا، جس پر حضورؐ فوراً راضی ہو گئے۔ حضرت بلالؓ کو اذان دینے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ حضورؐ کی حیات مبارکہ میں حضرت بلالؓ کے علاوہ مسجد نبوی میں کسی نے اذان نہ پڑھی۔ حضورؐ کے وصال کے بعد حضرت بلالؓ اس وجہ سے مدینہ چھوڑ کر شام چلے گئے کہ اب ان کی اذان سننے والے نہیں رہے، تو وہ بھی مدینہ میں نہیں رہیں گے۔ حضرت عمرؓ نے جب شام فتح کیا اور وہاں گئے تو حضرت بلالؓ بھی وہاں

---

[5] ملا واحدی دہلوی، حیات سرورِ کائنات، 86۔

جہاد کی غرض سے موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے آپؓ سے اذان پڑھنے کی فرمایش کی جس پر بلالؓ انکار نہ کر سکے۔ پھر حضرت بلالؓ نے حضور کی خواب میں زیارت کی اور آپؐ نے فرمایا: بلالؓ مجھے ملنے کب آؤ گے تو بلال فوراً مدینہ پہنچے اور حضورؐ کی رحلت کے بعد دوسری اور آخری اذان مسجد نبوی میں پڑھی۔ اس واقعے کے حوالے سے ملا واحدی نے لکھا ہے:

> مدینے کا ہر ہر شخص متمنّی تھا کہ حضرت بلالؓ کی صدائے اذان کان میں آئے۔ مگر فرمایش کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ حضراتِ حسنینؓ چھوٹے چھوٹے تھے۔ سب نے انھیں پیچھے لگا دیا۔ حضرات حسنینؓ بڑے بھی ہوتے تو حضور کے نواسوں کی بات حضرت بلالؓ کیسے ٹال سکتے تھے۔ عجیب مستانہ کیفیت کے ساتھ حضرت بلالؓ نے یہ اذان دی۔ سارا مدینہ گوش بر آواز تھا۔ جب حضرت بلالؓ نے حضورؐ کے روضہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے پکارا۔ اشھد ان محمد رسول اللہ تو مدینے میں کہرام مچ گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا، حضورؐ نے آج ہی وفات پائی ہے۔ خواتین گریہ وزاری کرتی، پردے سے باہر آ گئیں۔ خواتین کیا، مردوں کے سینے پھٹے جاتے تھے۔ خصوصاً حضرات حسنینؓ کی موجودگی اور آہ وبکا دیکھ کر کون تھا جو رونہ پڑتا۔[6]

دیگر موضوعات جن میں غزوات اور مختلف قبائل میں تبلیغ اسلام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ان کے عنوانات کچھ یوں ہیں، ایک یہودی پیشوا اور عیسائی راہب کا قبول اسلام، مواخات، مرکز کا تعین، غیر مسلموں سے معاہدہ، غزوہ بدر مسلمانوں کی پہلی جنگ، پہلا منافق، ایک سازش، حضرت فاطمہ زہرہؓ کی شادی، غزوہ اُحد، مسلمانوں کی دوسری جنگ، حضرت خبیبؓ اور حضرت زیدؓ، غزوہ مریسیع، غزوہ احزاب مسلمانوں کی تیسری بڑی جنگ، صلح حدیبیہ فتح مبین، غزوہ خیبر مسلمانوں کی چوتھی زبردست جنگ، حضرت حمزہ کی صغیر السن صاحبزادی، غزوۂ موتہ، فتح مکہ، غزوۂ حنین، غزوۂ تبوک، تین صحابیوں کو تنبیہ، وہ مسجد جسے سرورکائناتؐ نے آگ لگوادی تھی، پہلا اسلامی حج، بادشاہوں کو دعوت اسلام، بادشاہ حبش، بادشاہ حبش کا جواب، شاہ عمان، گورنر شام، حاکم یمامہ، شاہِ مصر، قیصر روم، کسرائے ایران، عدیؓ بن حاتم طائی، چراغ سے چراغ روشن ہوتا چلا گیا، صداء میں اشاعت اسلام، ثقیب میں اشاعت اسلام، قبیلہ عبد القیس میں اشاعت اسلام، بنی حنیفہ میں اشاعت اسلام، قبیلہ اشعریہ میں اشاعت اسلام، اُزد میں اشاعت اسلام، قسطنطنیہ کے مقبوضہ عرب میں اشاعت اسلام، قبیلہ ہمدان میں اشاعت اسلام، ربذہ میں اشاعت اسلام، قبیلہ نجیب میں اشاعت اسلام، قبیلہ بنی سعد ہذیم میں اشاعت اسلام، بنی اسد میں اشاعت اسلام، بھراء میں اشاعت اسلام، بنی عذرہ میں اشاعت اسلام، خولان میں اشاعت اسلام، محارب میں اشاعت اسلام، بنی الحارث میں اشاعت اسلام، بنی عیش میں اشاعت اسلام، غامد میں اشاعت اسلام، بنی فزارہ میں اشاعت اسلام، سلامان میں اشاعت اسلام، نجران میں اشاعت اسلام، نخع میں اشاعت اسلام، حجۃ الوداع، خطبہ غدیر خم اور مدینے میں داخلہ، سرورکائنات کی خطابت اور سرور کائنات کی علالت ووفات۔

حصۂ دوم: سرورِ کائنات کی معاشرت

ملا واحدی کی تصنیف "حیات سرورِ کائنات" کا حصہ دوم نبی کریمؐ کی معاشرتی زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔ اس میں کل پندرہ موضوعات کے تحت واقعات اور تعلیمات نبیؐ پر بات کی گئی ہے۔ روزمرہ کے واقعات، اخلاق، عادات اور معمولات بیان کیے

[6] ملا واحدی دہلوی، حیات سرورِ کائنات (لاہور، نشریات، 2008ء)، 151۔

گئے ہیں۔ ملا واحدی نے حضرت علیؓ کے توسط سے بیان کیا ہے کہ حضورؐ بے حد خوش مزاج، نرمی سے بات کرنے والے، طبیعت میں مہربانی، ہی مہربانی اور سخاوت جیسے اوصاف کے مالک تھے۔ اپنی تعریف ہر گز پسند نہ فرماتے۔ محفل کے دوران صحابہ کسی بات پر ہنستے تو آپؐ بھی تبسم فرمادیتے۔ کسی بات سے انکار کرنا مقصود ہوتا تو فقط خاموشی اختیار کرتے۔ جذبات میں آکر اونچی آواز میں آپ کو بولتے کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔ معاف کرنا آپؐ کا شیوہ تھا۔ زندگی بھر کسی سے ذاتی بدلہ نہیں لیا۔ کھانا جیسا بھی سامنے آجاتا اس میں نقص نہ نکالتے بلکہ اللہ کا شکر ادا کر کے کھالیتے۔ نبی کریمؐ کی زندگی اعتدال و توازن کا نمونہ تھی۔ اسلام میں کسی بھی چیز کو حد سے زیادہ کرنا منع فرمایا گیا ہے۔ آپؐ عبادت میں اعتدال رکھتے تھے۔ نہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے اور نہ ہی پورا سال روزے رکھتے صرف عبادت کے لیے مقررہ وقت میں ہی اللہ کے حضور پیش ہوتے تھے۔ عشا کی نماز ادا کرتے ہی سوجاتے۔ سوتے وقت مسواک اور وضو کا پانی پاس رکھ کر سوتے۔ صبح اٹھتے ہی مسواک کرتے اور وضو کے بعد نماز ادا کرتے۔ نماز فجر کے بعد صحابہ کے سوالات کے جوابات دیتے تھے، لیکن نماز عشا کے بعد یہ سلسلہ جاری نہ رکھتے تھے۔ اعتدال کا یہ عالم تھا کہ حد سے بڑھا ہوا ہر عمل منع فرماتے تاکہ لوگ گمراہ نہ ہو جائیں۔ ملا واحدی نے حد سے زیادہ محبت سے منع کرنے پر ایک واقعہ یوں نقل کیا ہے:

> ایک دفعہ حضور ﷺ کے وضو کا پانی چند اصحاب نے زمین پر نہیں گرنے دیا۔ اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور اپنے مُنہ پر مل لیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت حاصل کرنے لیے ہم یہ کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت حاصل کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ سچ بولا کرو، امین بنو اور پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت حاصل کرنے کا یہ طریقہ ہے۔[7]

حضور ﷺ کی عائلی زندگی بھی مثالی تھی۔ دو صحابیوں کی بیٹیوں سے شادیاں کر کے جہاں ان کا مرتبہ بڑھایا وہاں دو صحابہ سے اپنی بیٹیاں بیاہ کر ان کی شان میں بھی اضافہ کیا۔ آپؐ کی کثرت ازواج پر چودہ سو سال سے ہر عہد میں اعتراض کیا جاتا رہا ہے۔ اس ضمن میں ملا حدی نے بہت مدلل جواب اس طرح بیان کیا ہے:

> پچاس اور پچپن برس کی عمر میں معمولی انسان بھی شادیاں کرنے کا شایق نہیں رہتا۔ کجا وہ انسان جس نے پچیس سے پچاس برس تک کی عمر ایک بوڑھی بیوی کے ساتھ گزار دی ہو...یاد کیجیے اس واقعے کو عمایدِ قریش نے حضور ﷺ سے کہا کہ ہم آپ کی بادشاہت قبول کرتے ہیں اور ملک کی حسین ترین لڑکیاں آپ کے نکاح میں دینے کے لیے تیار ہیں۔ آپؐ فقط ہمارے بتوں کی مخالفت چھوڑ دیجیے۔[8]

ملا واحدی نے غیر مسلم مصنفین کی تصنیفات کے حوالے بھی دیے ہیں اور یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ لوگ خود اس بات کے معترف تھے کہ حضور ﷺ نے یہ شادیاں کسی شوق یا ہوس میں نہیں بلکہ مصلحت اور جنگوں کے دوران بیوہ ہونے والی خواتین کو سہارا مہیا کرنے کے لیے کی تھیں۔

---

[7] ملا واحدی دہلوی، حیات سرورِ کائنات، 315۔

[8] ملا واحدی دہلوی، حیات سرورِ کائنات، 339۔

کتاب کے حصہ دوم میں شامل مضمون "نبی اور نبی کے قول و عمل کا مقام" میں ملا واحدی نے حضور ﷺ کے دہن مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ اور ان کے دستِ مبارک سے سرانجام دیے گئے کاموں کا ذکر کیا ہے۔ آپ ؐ کا ہر قول اللہ کی طرف سے بھیجی گئی وحی تھی اور آپؐ کا ہر عمل اس قول کی عملی تشریح تھی۔ تصنیف میں شامل مضمون "غزوات اور سرایا پر ایک نظر" میں ملا واحدی نے غزوہ اور سرایا میں فرق واضح کیا ہے۔ غروہ، ایسی جنگ کہلائی جس میں کم از کم تین سو صحابہ شریک ہوئے اور حضور بھی شامل جنگ رہے۔ جب کہ سرایا، سریہ کی جمع ہے اس میں تعداد کی کوئی قدغن نہیں۔ اگر ایک بھی آدمی دشمن کی جانچ پرکھ کے لیے روانہ ہوتا تو اسے سریہ کا نام دیا جاتا تھا۔ مسلمانوں نے کبھی جنگ میں پہل نہیں کی اور یہ موجودہ وقت کی تحقیق سے بھی ثابت شدہ ہے۔ جنگی قیدی مسلمانوں کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ اسلام کے بارے میں یہ ہرزہ سرائی کی جاتی ہے کہ یہ دین تلوار کے زور سے پھیلا۔ اس بارے میں بھی مصنف نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ بھی محض الزام کی حد تک ہے کیوں کہ شروع کے تیرہ سال میں مسلمان تعداد میں اتنے کم تھے کہ لڑائی کے قابل نہ تھے، اسی طرح ملا واحدی نے برصغیر کی بھی مثال دی ہے کہ اگر اسلام طاقت سے پھیلتا تو یہاں مسلمانوں نے ایک ہزار سال حکومت کی اور ایک بھی غیر مسلم نہ رہتا۔ برصغیر میں اسلام تو صوفیا کے صالح اعمال اور حسن سلوک سے پھیلا۔ اس طرح ملا واحدی نے اسلام کے حوالے سے تمام لغویات کی تردید کی ہے۔

کسی بھی سلطنت یا نظام حکومت میں معاشی نظام ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ملا واحدی نے بھی "اسلامی نظام معیشت" کے عنوان کے تحت حضورؐ کے متعارف کروائے ہوئے نظام معیشت کے خدوخال بیان کیے ہیں۔ حضورؐ کے نظام اور دیگر نظام ہائے معیشت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلامی نظام میں زبانی تلقین یا تحریری ریکارڈ پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ آپؐ نے خود عمل پیرا ہو کر دکھایا۔ فاقے کیے، غریبوں کی امداد کی، حاجت مند کی حاجت روائی بھی کی۔ یہ سب صرف اس لیے کیا گیا کیوں کہ آپ تمام کائنات کے لیے مثالی نمونہ تھے۔ "سرور کائنات کے معجزے" میں ملا واحدی نے دیگر انبیا اور نبی کریمؐ کے معجزات میں فرق بیان کرنے کی سعی کی ہے۔ آپؐ سے قبل انبیاء کو حالات اور وقت کی مناسبت سے معجزے عطا ہوئے لیکن نبی کریمؐ چوں کہ پوری کائنات کے لیے آخری نبیؐ بن کر آئے تھے اس لیے ان کے معجزات کو انفرادیت حاصل ہے۔ آپؐ کو شق القمر جیسا وقتی معجزہ بھی ملا اور قرآن کی صورت میں دائمی معجزے سے بھی نوازا گیا۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپؐ کا اپنے گھر سے گھیراؤ کے باوجود نکل جانا، مکڑی کا جالا بُننا، کبوتر کا انڈے دینا کسی معجزے سے کم نہیں ہیں۔

"اسلام اور عورت" کے عنوان سے مسلم معاشرے میں عورت کے مقام و مرتبے کا تعین کیا ہے۔ اسلام وہ واحد مذہب ہے جو عورت کو سب سے زیادہ اور حقیقی حقوق عطا کرتا ہے۔ ظہور اسلام سے قبل عورت کو مرد کی ملکیت تصور کیا جاتا تھا۔ جائیداد کی طرح بیوی بھی سوتیلی اولاد کی بیوی بن جاتی تھی۔ اسلام نے عورت کو رشتوں کے حوالے سے عزت دی۔ دینِ محمدؐ میں ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، بھتیجی، خالہ، بھانجی، سوتیلی ماں، ساس، بہو، سالی، دودھ شریک رشتہ دار عورتیں اور وہ عورتیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں، سے نکاح حرام قرار دیا ہے۔ باقی تمام عورتوں سے نکاح حلال ہے۔ عورت کو جائیداد میں حصہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔

"ختم نبوت" کے تحت ملا واحدی نے قرآن وحدیث سے وہ تمام دلائل پیش کیے ہیں جن سے واضح اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ آپ ؐ کا لایا ہوا نظام ہی قیامت تک قابل عمل رہے گا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار

انبیا کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا کہ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی اس دنیا میں بھیجنے میں چودہ سو سال کا عرصہ لگ جائے۔ ایک وقت میں ایک سے زیادہ نبی دنیا میں راہ ہدایت کے لیے بھیجے گئے۔ لیکن حضورؐ کی نبوت کے بعد چودہ صدیاں بیت گئیں اور قرآن میں بھی آپؐ کے بعد کسی نبی کے آنے کی نشانی موجود نہیں۔ اس لیے اس بات میں شق کی بالکل کوئی گنجایش نہیں کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

حصہ دوم میں آخری مضمون "رحمۃ اللعالمین" میں یہ بات باور کرائی گئی ہے کہ آپ ﷺ کو صرف مسلمانوں یا اس دنیا کے لیے نہیں بلکہ تمام مخلوقات اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

حصہ سوم: ایمان، حقوق العباد، اخلاقیات

"حیات سرور کائنات" کے حصہ سوم میں کل اڑتالیس موضوعات بیان کیے ہیں۔ اوّلین موضوع "دنیا کا سب سے بڑا انسان" سیرۃ النبی از مولانا شبلی نعمانی سے ماخوذ ہے، جس میں ایک مسیحی عالم نے حضور ﷺ کی تیئس سالہ انقلابی زندگی کی بنیاد پر آپ ﷺ کو دنیا کا سب سے بڑا انسان قرار دیا ہے۔ جلد سوم کے دیباچے میں ملا واحدی نے مالک رام کے اعتراضات کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے۔ "اللہ پر ایمان" اس مضمون میں مصنف نے خالق کائنات کے حقوق بارے آگاہ کیا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی سب کا خالق اور مالک ہے، انسان کی تخلیق کا فقط مقصد اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔ "رسولوں پر ایمان" میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اللہ نے جو اپنے منتخب بندے اپنا پیغام دے کر اس دنیا میں بھیجے ہیں ان پر ایمان رکھنا اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ "فرشتوں پر ایمان" کے موضوع پر لکھے گئے مضمون میں مصنف نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ یہ نورانی مخلوق ہے، جو ہمہ وقت اللہ کی حمد وثنا میں مشغول رہتے ہیں اور انبیاء پر اللہ کا پیغام لے کر آتے رہے ہیں۔ اس لیے اسلام میں فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی لازم ہے۔ "صحیفوں پر ایمان" کے تحت ملا واحدی نے یہ بات باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ اللہ اپنا جو پیغام فرشتوں کے ذریعے انبیا تک بھیجتا، اسے کتابی صورت میں جمع کر لیا جاتا تھا۔ قرآن حکیم سے قبل تمام آسمانی صحائف اور کتب پر ایمان رکھنا ضروری ہے، لیکن قرآن کی موجودگی میں ان کی ہرگز ضرورت نہ ہے۔ سیرت نگار نے "آخرت اور جزا و سزا پر ایمان" میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ دنیا بالکل عارضی ہے اس نے ایک دن فنا ہونا ہے۔ یوم حساب ہو گا۔ نیک لوگ جنت میں جب کہ گناہ گار دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ اس بات پر پختہ یقین بھی ایمان کا لازمی جزو ہے۔ جس طرح اللہ کو وحدہ لاشریک مانے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح باقی ارکان پر عمل کرنا بھی اتنا ہی لازم ہے۔ ایمان کے اندر نماز کا کیا مقام و مرتبہ ہے اور اسے کس طرح ادا کرنا چاہیے؟ اس حوالے سے لکھا ہے:

> اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لانے کے بعد، ایمان کی پہلی نشانی، پہلی علامت اور پہلا مارکہ نماز ہے۔ حدیث ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان امتیاز نماز سے ہی ہوتا ہے۔ زکوۃ دینے کو سب نہیں دیکھتے۔ روزہ بھی چھپارہ سکتا ہے۔ حاجی ہونے کا اظہار کرتے پھرنا تو کبھی کبھی بُرا لگتا ہے، لیکن نماز کے لیے حکم ہے کہ ظاہر کر کے پڑھو۔ تہجد اور اشراق وغیرہ کا ڈھنڈورا مت پیٹو۔ مگر فرض نمازوں کے گواہ بناؤ۔ مسجد میں آؤ۔[9]

---

[9] ملا واحدی دہلوی، حیات سرورِ کائنات، 619۔

ملا واحدی نے اسلام میں زکوۃ کی اہمیت بارے بھی وضاحت کی ہے۔ قرآن میں جس جس جگہ نماز کا حکم ہے، ساتھ ساتھ زکوۃ کا حکم بھی ہے۔ نماز کا شمار حقوق اللہ میں ہے جب کہ زکوۃ حقوق العباد یعنی مخلوق کا حق ہے۔ نماز اسلام کی روحانی بنیاد ہے، جب کہ زکوۃ مادی بنیاد قرار دی گئی ہے۔ زکوٰۃ کے حوالے سے لکھا ہے:

> زکوٰۃ ٹیکس ہے مگر آمدنی کا ٹیکس نہیں۔ آمدنی کا ٹیکس، یعنی انکم ٹیکس کسی کے لیے ناقابلِ برداشت بار ہو جاتا ہے اور کسی کو دھوکہ بازی سکھاتا ہے۔ زکوٰۃ بچت کا ٹیکس ہے۔ آپ کی آمدنی ہزار روپے ماہوار ہو، لیکن جائز اخراجات کرکے، بچانے کی نیت اور کوشش کے باوجود سال کے خاتمہ پر اپنا اتنا روپیہ آپ کے پاس نہ بچے جتنا بچنے کی صورت میں زکوٰۃ دی جاتی ہے، تو آپ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ روپے کو متحرک رہنا چاہیے۔ آج ایک کے پاس ہو، کل دوسرے کے پاس۔ کوئی روپے پر سانپ بن کر نہ بیٹھے۔ اس سال کی بچت چالیس سال میں قطعاً قبضے سے نکل جائے۔ بس یہ ہے زکوٰۃ، یہ ہے اسلامی ٹیکس۔[10]

"اسلام اور اخلاق حسنہ" کے تحت مصنف نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اسلام میں دوسروں کے ساتھ اچھا تعلق رکھنے، اچھا برتاؤ کرنے اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا، اخلاق حسنہ ہے۔ عادات کی بہتری، ایمان کی نشانی اور عبادت ہے۔ آپؐ کی زندگی اخلاق حسنہ کا مکمل نمونہ ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے ایمان مکمل ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بقول، حضورؐ کی سیرت، قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ آپؐ نے قرآنی تعلیمات کی تشریح اپنے عمل کے ذریعے کی۔ اسلام میں ہر عمل خوشنودی الٰہی کے لیے کیا جاتا ہے۔ آپؐ نے انسانوں کے ساتھ ساتھ جمادات، نباتات اور حیوانات کے حقوق کا بھی خیال رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ جمادات کو موقع کی مناسبت سے استعمال میں لانے کا حکم ہے۔ حیوانات صرف اس کام میں استعمال کرنے چاہیں جن کے لیے وہ پیدا کیے گئے ہیں۔

" قرآنی اخلاق کی فہرست " میں توکل، صبر، شکر، حق پر استقامت، اللہ کی راہ میں جان دینا، سخاوت اور خیرات، بخل اور فضول خرچی دونوں کی ممانعت اور میانہ روی کی ہدایت، عزیزوں، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں کے ساتھ بھلائی، مسافروں، سائلوں اور حاجت مندوں کی امداد، غلاموں اور قیدیوں کے ساتھ سلوک، امانت داری، ایفائے وعدہ، عہد کا پورا کرنا، معاہدوں کوردی کی ٹوکری میں نہ ڈالنا بلکہ نباہنا، صدقہ دینا جیسے احکامات کی تلقین کی گئی ہے۔ "احادیث کے اخلاقیات کی فہرست" میں انسانی زندگی کے ہر پہلو میں نبی کریمؐ کی طرف سے راہنمائی کی گئی ہے۔ جن اخلاقی پہلوؤں پر خاص توجہ دی گئی ہے ان میں صلہ رحمی، ماں بات کے ساتھ سلوک، بچوں سے محبت، چھوٹوں سے محبت اور بڑوں کی عزت، اپنے بھائی کو اپنے مانند سمجھنا، ہمسائیوں کے ساتھ سلوک، اہل وعیال کی پرورش، حاجت مندوں کی امداد، قرض داروں پر احسان، فریادیوں کی فریادرسی، خلق کو نفع پہنچانا، جانوروں پر شفقت اور رحم، محسنوں کی شکر گزاری، شیریں کلامی، بدزبانی سے اجتناب، غصے کو ضبط کرنا، عفوودرگزر اور گداگری کی ممانعت شامل ہیں۔ آپؐ کی تعلیمات کے مطابق ماں تین حصے سلوک کی مستحق ہے اور باپ ایک حصے کا۔ معاشرتی برائیوں کے حوالے سے اتنا واضح اور سخت موقف کسی مذہب میں اختیار نہیں کیا گیا ہے جیسا کہ اسلام میں رائج ہے۔ حضورؐ سے قبل نشے کی لعنت بارے کسی مذہب کی واضح پالیسی نہیں تھی۔ اسلام میں اسے سختی سے حرام قرار دیا گیا ہے۔ سود اسلام میں

[10] ملا واحدی دہلوی، حیات سرورِ کائنات، 628۔

حرام ہے، سود لینے والے، دینے والے اور سود سے متعلق تحریر لکھنے والے پر حضورؐ نے لعنت فرمائی ہے اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سود خور سے جنگ کا اعلان کیا ہے۔

حصۂ سوم میں ایمان اور حقوق العباد کے حوالے سے مصنف نے مختلف موضوعات پر دل نشیں بحثیں کی ہیں۔ چیدہ چیدہ موضوعات میں "بیوہ اور اسلام"، "عام حاجت مند اور اسلام"، "بیمار اور اسلام"، "سرور کائنات ؐ کا دربار" اور "سرور کائنات بعد وفات" شامل اشاعت ہیں۔

حصۂ سوم میں ملا واحدی نے غیر مسلم مورخین والٹیئر، ڈاکٹر گستاؤلیبان، ڈاکٹر جے۔ اے کانڈی، ڈان لینو کٹیانی، سر تھامس آرنلڈ اور ڈاکٹر ایشور ٹوپا کے نبی کریم ﷺ کے بارے میں مثبت تاثرات بھی شامل کیے ہیں۔

اہلِ علم و ادب کے تاثرات

کتاب کے بارے میں نام ور اہلِ علم و ادب کے تاثرات مصنف اور کتاب کی عظمت کے شاہد ہیں۔ اس سلسلے میں چند شخصیات کے تاثرات پیش کیے جاتے ہیں:

معروف عالم اور ادیب و فلسفی مولانا عبد الماجد دریا ی ملا واحدی کی تصنیف "حیات سرور کائنات ؐ" کے اسلوب اور طرز نگارش پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہا:

> واحدی صاحب کا قلم پُر شور ادبیت اور ہنگامہ خیز انشا پردازی سے نا آشنا ہے، مگر متین و خاموش اور ساتھ ہی سلیس، بے تکلّف، رواں اور دلنشیں، سادہ، شریفانہ، خوبصورت و جاندار طرزِ نگارش سے واقف ہے...اور کتاب اوّل سے آخر تک اسی رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ نہ بادل کی گرج، نہ بجلی کی کڑک، نہ موسلا دھار بارش، نہ سیلابی زور و شور، بلکہ خنک اور خوش گوار شبنم کی ہلکی پھلکی پھوار... [11]

مولانا ماہر القادری نے ملا واحدی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا:

> جناب ملا واحدی صاحب، سلجھی ہوئی فکر، متوازن دماغ، پاک صاف زندگی اور دردمند دل رکھتے ہیں۔ ان کی تحریر میں بھی ان اوصاف کی بہت کچھ جھلک پائی جاتی ہے۔ منجھی ہوئی ٹکسالی زبان، اسلوبِ نگارش سادہ اور رواں...... پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ محبتِ رسولؐ کی خوشبو سے ایک ایک لفظ مہکا ہوا۔[12]

ڈاکٹر انور محمود خالد نے "حیاتِ سرورِ کائنات" پر اپنا تجزیہ پیش کرتے ہوئے کہا:

> ملا واحدی کی کتاب "حیات سرورِ کائناتؐ" کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر واقعہ کو ایک مستقل مضمون بنا دیا گیا ہے، تاکہ مضمون پڑھ لینے سے وہ واقعہ پوری طرح ذہن نشین ہو جائے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ کتاب میں سارے واقعات ترتیب وار بیان کیے گئے ہیں۔ تیسری خصوصیت یہ ہے

[11] مولانا عبد الماجد دریابادی، مولانا حیات سرورِ کائنات، بیک فلیپ۔

[12] ماہر القادری، مولانا حیات سرورِ کائنات، بیک فلیپ۔

کہ طول بیان سے پرہیز کیا گیا ہے۔ لب ولہجہ ایسا شائستہ اور متین ہے کہ مسلمان تو مسلمان اگر غیر مسلم بھی اسے پڑھیں گے تو متاثر ہوں گے...[13]

ان معروف اور معتبر ادبی لوگوں کی آرا سے بہ خوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ملاواحدی کی تصنیف "حیاتِ سرور کائناتؐ" سیرت نگاری کی روایت میں واقعی ایک شاہ کار ہے، اور ملاواحدی ایک رجحان ساز سیرت نگار کے روپ میں سامنے آتے ہیں۔

خلاصۂ بحث

سیرۃ النبی کے موضوع پر اردو زبان میں ہزاروں چھوٹی بڑی کتابیں اور رسائل لکھے گئے ہیں، مگر ملاواحدی کی کتاب "حیات سرور کائنات" اس تمام ذخیرے میں اپنے مضامین، اسلوب، حسن ترتیب، زبان و بیان اور طرزِ انشا کے لحاظ سے یگانہ وممتاز ہے۔ مستند اور معتبر اردو مصنفینِ سیرت کی نگارشات سے حسنِ استفادہ کی جو تصویر "حیاتِ سرورِ کائنات" میں سامنے آتی ہے، وہ نہ صرف نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے سوانحی پہلو کی کامل تصویر پیش کرتی ہے، بلکہ اس میں کارنامۂ نبوت کی تمام تر تفصیلات، اسوۂ حسنہ کی پاکیزگی اور تابندگی، معمولاتِ نبوی کی جزئیات اور دین وشریعت کی تمام تر تعلیمات کا عکس بھی کھینچ گیا ہے۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر واقعے کو ایک مستقل مضمون بنا دیا گیا ہے، تاکہ مضمون پڑھ لینے سے وہ واقعہ پوری طرح ذہن نشین ہو جائے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ کتاب میں سارے واقعات ترتیب وار بیان کیے گئے ہیں۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ طول بیان سے پرہیز کیا گیا ہے۔ لب ولہجہ ایسا شائستہ اور متین ہے کہ مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی اسے پڑھیں تو متاثر ہوں۔ مختصر یہ کہ ملاواحدی کی تصنیف "حیاتِ سرور کائنات" سیرت نگاری کی روایت میں ایک شاہ کار تصنیف قرار پاتی ہے، اور ملاواحدی ایک رجحان ساز سیرت نگار کے روپ میں سامنے آتے ہیں۔

---

[13] ،ڈاکٹر انور محمود خالد ،حیات سرورِ کائنات، بیک فلیپ۔